

ہفت روزہ

خدا مال دین

نور محمد شاہ
شیخ افسانہ نگار
شیخ افسانہ نگار
شیخ افسانہ نگار

۱۹ جنوری ۱۹۶۲ء

یک از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

حصہ ۲۵ پیسہ

درس قربانی

ملت ابراہیمی سے رُوح ابراہیم کا خطاب

اے مسلمان وارث میراثِ پیغمبرؐ، تو
 آہ! لیکن آج خود گمراہ تیری ذات ہے
 کچھ خبر ہے کیوں تھے اقبال کو آیا زوال
 حُبِ دنیا کے لئے چھوٹا اجل کا جب ہے پیار
 سرِ جب تیری رگوں میں ہو گیا جوشِ جہاد
 کارزارِ زندگی میں جب سے چھوڑی رختِ یز
 لوحِ ذہن و دل سے مٹا ہی گیا نقشِ خودی
 تیری خواہش ہے کہ نکلے پردہ شب سے سحر
 گر رگوں میں تیری رھیاں خون ہے پانی نہیں
 آتشِ ہستی چمن اس وقت تک بنتی نہیں
 عشرتِ ہستی تو پوشیدہ ہے خود خطرات میں
 عیشِ منزل تو نہاں دشواریِ منزل میں ہے
 راحتِ ساحل نہفتہ سوزِ طوفان میں ہے
 اضطرابِ دل ہے راہِ زندگی پر سنگِ میل
 حرکتِ ناختم سے دل میں آبِ تاب ہے
 بے تک و دو بھی کمیں ممکن ہے تعمیرِ کمال
 یہ جمود بے حسیِ دل کے لئے سبکِ موت
 دورِ کرۂ ذہنِ دل سے دہشت و خوفِ اجل
 ہاں مصافِ زندگی میں باندھ کر سر سے کفن
 مشکلاتِ زندگی کو اس طرح آسان کر
 یہ تمنا ہے اگر ہو کامراں دینِ خفیف

راہِ حق پر کاروانِ عشق کا راہب ہے تو
 کیوں مسلط تیری صبحِ زندگی پر رات ہے
 تجھ کو لے ڈوبا ہے تیرا حُبِ جاہ و جنس و مال
 ٹوٹ لی دستِ خزاں نے بلوغِ ملت کی بہار
 زندگانی کے ہر اک شعبے میں پھر پھوپھِ لافساد
 راہِ حق میں جان دینے سے کیا تو نے گریز
 لاشہ بے جان بن کر رہ گئی پھر زندگی
 مسکرا پھر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
 جان لے لطفِ بقائے ذوقِ قربانی نہیں
 دل میں کر لے نہ جب تک موجِ ذوقِ یقیں
 چشمہٴ حیواں ہے مضمرِ پردہ ظلمات میں
 زندگی ہے زندگی ہنگامہٴ جہنمِ دل میں ہے
 خارِ بن جاتے ہیں گلِ ہمت اگر انساں میں ہے
 بے تگلوئے دادم "اوجِ ہستی کی دلیل
 سعیِ پیہم مصحفِ ہستی کا زریں باب ہے
 بے عمل بے جہد بھی ممکن ہے تغیرِ کمال
 پستیِ احساسِ ملت کے لئے فرمانِ موت
 اٹھ خدا کا نام لے کر پھر ہو سرگرمِ عمل
 اپنے خونِ دل سے کر سیرابِ ملت کا چین
 اپنی مرضی کو خدا کے تابع فرمان کر
 عزمِ قربانی سے کر لے پہلے رُوح و دل عقیف

ذوقِ قربانی سے پیدا ہستی کو دار ہے
 ہو یقیں پیدا تو ہر آتشِ کدہ گلزار ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اداریہ

ہفت روزہ
خدم الدین لکھنؤ

تغیرات سیاست اور قانون آئندہ

جلد	۱۹ جنوری ۱۹۴۲ء	شمارہ
۷	مطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ	۳۷

محکمہ تعلیمات و کالجی نجات کا منظوم شدہ

اس شمارہ میں

درس قربانی	محمد انوار الحق
اداریہ	ذکر
جلسہ ذکر	حضرت شیخ التفسیر مظللہ
خلیفہ جمعہ	شیخ الادب مولانا اعجاز الحق صاحب
فضائل شب براءت	مرحوم مولانا محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان
شب براءت	محمد عبداللہ خاں ساسی حیدر آبادی
صحابہ کی تبلیغی خدمات	عبدالحکیم سعیدی
اپنے اہل و عیال کی دوزخ کی آگ سے بچاؤ	میرزا محمد امین، نور محمد جیل لاہور
ایقانے عہدہ	

فون نمبر ۷۷۵۲۵

شرح چندہ

سالانہ - گیارہ روپے
سہ ماہی - تین روپے
شش ماہی - چھ روپے
نی پرچہ - ۲۵ پیسے

نوٹ

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں
چٹ پر شرح نشان آپ کے چندہ ختم ہونے کی نشانی ہے

زمانہ ترقی کا ہے یہاں ہر روز تغیر و تبدل اور نئی نئی ایجادات برپا رہتی ہیں۔ پرانی باتیں فرسودہ سمجھ کر ترک کی جا رہی ہیں۔ سچ کہ اب تو لغت بھی بدل گئی۔ الفاظ کے مشہور و معروف معانی بھی باقی نہ رہے۔ حلیف ایک مشہور لفظ ہے۔ جب دو آدمی، دو قویں یا دو ملکوں میں معاہدہ کرتے ہیں کہ وہ جنگ میں ایک دوسرے کی مدد کریں گی، ایک پر حملہ دوسرے پر حملہ سمجھا جائے گا۔ تو ان ہردو حکومتوں کو ایک دوسرے کا حلیف کہا جاتا اور اس مفہوم کے مطابق عمل کرنا لازم سمجھا جاتا ہے۔ ایسا معاہدہ کر کے اس کے مطابق کسی دشمن کے حملے کے وقت حلیف اور دوست کی مدد نہ کرنا کسی حکومت کی عزت و آبرو ختم کرنے اور کسی قوم کے وقار اور ساکھ کو تباہ کرنے کے لئے کافی سمجھا جاتا تھا مگر آج معاملہ اس کے بالعکس ہے۔ پرتگال اور برطانیہ تقریباً سات سو سال سے حلیف اور دوست چلے آ رہے تھے۔ اور ہمیشہ آپس کے معاہدہ کی تجدید بھی کرتے آ رہے تھے۔ مگر آج برطانیہ کے دیکھتے دیکھتے پرتگال بھارت کے ہاتھوں ریٹ گیا۔ اور برطانیہ کے کانوں پر جوں تک نہ دینگے۔ پرتگال پیٹھ کا ممبر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شمالی اوقیانوس سے ملحقہ ممالک نے آپس میں معاہدہ کیا ہے کہ ان کا دفاع مشترک ہو گا۔ اس میں امریکہ، پرتگال، فرانس، برطانیہ وغیرہ سارے ہی ممالک شریک ہیں مگر ان سب کا دوست پرتگال گوا میں ہندوؤں کے ہاتھوں ذلیل ہوا۔ چار پانچ

ہزار پرتگالی گرفتار ہوئے اور پانچ سو سال کے قبضہ کے خلاف گوا پر غاصبانہ قبضہ کر لیا گیا۔ پرتگال چیخا چلایا۔ ڈھائی بھی دی۔ نگہ اس پر کسی نے کان نہ دھرا اقوم متحدہ کا فیصلہ ہے۔ کہ جارحیت کی مذمت کی جائے اور نمبر ممالک کسی جارحیت کے متکلب نہ ہوں۔ مگر یہ قانون عمل کے لئے نہیں یا صرف کمزور ممالک کے لئے ہے قوی اور طاقت ور جو چاہے کر سکتا ہے اسے پرچھے والا کوئی نہیں۔

ہمیں ساری دنیا سے کیا غرض ہیں تو اپنے ملک، اپنی مملکت، اپنے کشمیر اور اپنی قوم کا غم و فکر ہے۔ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کو پھر سلامتی کونسل میں پیش کر دیا ہے۔ اور سلامتی کونسل کا اجلاس بھی طلب کیا ہے مگر روس سے ابھی سے آوازیں آنے لگی ہیں کہ سلامتی کونسل میں جب بھی کشمیر کے مسئلہ پر دوئنگ کی ذمت آتی اور اکثریت پاکستان کے حق میں نظر آئے گی تو روس پہلے کی طرح پھر ریٹو استعمال کریگا۔ یعنی اپنا حق شیخ استقلال کر کے اکثریت کے فیصلے کو کالعدم کر کے ہندوستان سے دوستی اور تعاون کا ثبوت دے گا۔ آج دنیا میں دو ہی بڑے دھڑے ہیں روس اور امریکہ۔ روس کھلم کھلا ہمارے خلاف ہے۔ دے دے کے صرف اور امریکی گروپ ہے جو ہم سے ہمدردی کر سکتا ہے۔ بلکہ اخلاقاً و قانوناً وہ ہماری اطاعت کا پابند ہے اس لئے کہ وہ ہمارا حلیف ہے اور اس کے ساتھ ہمارا دفاعی معاہدہ

ظلم

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-
مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَيْثُ
وَلَا شَفِيعٌ يَنْفَعُ ۝
(سورہ یونس ع ۲)

ترجمہ :- ظالموں کا کوئی
دوست نہیں اور کسی کی
شفاعت نہ مانی جائے گی
وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ
رُحِيٌّ وَلَا نَصِيرٌ ۝
(سورہ شوریٰ ع ۱)

ترجمہ :- ظالموں کا کوئی
دوست نہیں اور نہ ان
کا کوئی مددگار -

ارشادات حضور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم :-

ظلم قیامت کے دن تباہی کی ہوگی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ظلم سے ڈرو ظلم قیامت
کے دن تارکیاں ہوں گی اور بخل
حصص سے بچو۔ بخل و حرص نے
اکل انسانوں کو ہلاک کر رکھا ہے
ان کو اس بات پر آہاہ کیا
کہ اپنے خون بہائے اور حرام کو
جائز کیا۔ (مسلم)

قیامت میں حق والے کو حق

دلایا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قیامت میں حق
والوں کو حق ملانے جائیں گے
سنیٰ کہ منڈی بکری کو یہ ملک والی
بکری سے حق دلایا جائے گا۔ (مسلم)

مسلمان کے خون اور مال کی حرمت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت

(باقی صفحہ)

پر متوجہ کرنے کی ضرورت ہے -
حکومت کو ہمارا درد مندانا اور
خیر خواہانہ مشورہ ہے کہ وہ دینی
امور میں علماء دین کے مشوروں
سے مناسب اقدامات کر کے مسلمانوں
میں خلصانہ اثر و نفوذ کا جذبہ
پیدا کر کے وحقیقت علماء دین
ہی ملک کی حقیقی طاقت ہیں۔ اور
وہ طبقہ علماء ہی کا ہے جو ذاتی
اقتدار کی خواہش کے بغیر صلاح و
فلاح اور تعمیر و اصلاح کی خدمات
انجام دیتا اور شرعی نافرمانی اور
دینی مجبوریوں کے سوا اذی و تعذیب
حکومت کی مخالفت کو گناہ سمجھتا
ہے۔ وہی لاکھوں اور کروڑوں
مسلمانوں کو اخلاقی تعلیم دے سکتے
اور جہاد پر ابھار سکتے ہیں۔ ہمیں
کامل یقین ہے کہ اگر ہم اپنے
کریم و رحیم آقا اور حافظ و ناصر
مولا کو راضی کر کے اس کی طرف
ایک قدم بھی اٹھائیں تو اس کی
رحمت دھڑ کر ہمیں اپنی آغوش
میں لے لے گی اور ہماری تمام
مشکلات حل ہو جائیں گی ہم تنہا
ہو کر بھی قوی ہوں گے۔ ابتداء
اسلام عرب بھی تو تنہا تھے ان
مٹھی بھر عربوں نے شوق سے غرب
یہک اپنے سے ہزار گنا بڑی طاقتوں
کو مغلوب کیا یہ اس لئے کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے دین کے وفادار و
مددگار تھے۔

اس رب العزت جل و علا کا
وعدہ آج بھی موجود ہے اِنَّ نَّضْمُ
اللّٰہِ یَنْضُمُ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَکْمِلُ
تَاجِہ۔ اگر تم اللہ کے دین
کی مدد کرو وہ تمہاری
مدد کرے گا۔ اور تمہارے
پادوں کو جمع دے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس قانون قدرت
اور سنتہ اللہ کو سمجھنے کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین !

جرات

آئین جوانوں کی حق گوئی و بے باکی
اللہ کے پیروں کو آئی نہیں رو باہی
(اقبال)

ہے۔ مگر افسوس کہ آج کی
سیاست نے لعنت بھی تبدیل
کر دی ہے۔ اب حلیف کا معنی
برعائدہ ہے۔ دفاعی معاہدے کا
معنی یہ ہے کہ امریکہ سے کسی
جنگ چھڑے تو ہم ضرور اس
کی خاطر آتش جنگ میں کود پڑیں
لیکن ہماری کسی سے جنگ ہو
گے۔ کشمیر پر بھارت حملہ کر
ے یا دوسری طرف افغانستان
سے ای گروپز ہو جائے تو ہمارا
دوست امریکہ ثالث بغیر نہیں بلکہ
باشانی بنا بیٹھا رہے۔ فرانس اور
طانیہ نے کالمو میں جو کردار ادا
یا اس نے اقوام متحدہ کے ممبروں
کی خود غرضیوں کا پردہ چاک کر
یا ہے۔ کیا آڑے وقت میں
طانیہ ہماری مدد کرے گا۔ جس
سے بغول مصریوں کے لبنان میں
حادثہ کرائی یا دولت مشرق کے
اسم پر بھارت کی ناراضگی سے
مقتاب ہی کرتا رہے گا۔

بہر حال روس اور چین امریکی
عابدوں کی وجہ سے ہم سے
دور ہیں اور امریکہ و برطانیہ ہم سے
دوست ہو کر بھی دوستی کا حق
دار نہیں ہیں۔
افغانستان اپنی ضد اور مخالفت پر
ڈرا ہوا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ هنوز
بڑا آدل والا معاملہ ہے۔ ان
سات میں پرتگال کی طرح پاکستان
بھی اپنے آئندہ طریق کار کے
سے میں سوچنا پڑے گا۔

پاکستان کے صدر الوب نے
کہے کہ پاکستانی فوج بہر حملہ آؤ
مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔ اس
ب شک نہیں کہ مسلمان قوم مرنا
نق ہے اس کے سامنے شہادت
مرتبہ اور دوامی حیات کا تصور
ہے۔ اور ایسی قوم کا مقابلہ کرنا
مسان نہیں۔ مگر عالم اسباب میں
ی ہم سکو سوچنا ہوگا۔ بین الاقوامی
دفاعت اور خارجہ سیاسیات پر غور
کرنا ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر
د پاکستانی مسلمانوں کے دلوں کو
جس جہاد سے گرمائے اور مکمل
جہتی سے مخالفت و استحکام

جلس ذکر منفرد جمعرات ۳۸ شعبان المعظم ۱۳۸۱ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۴۲ء
آج ذکر کے بعد مخدوم محمد شاد حضرت مولانا احمد علی صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہَا اَحْمَدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا

نے فرمایا۔ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے فرشتے راستوں میں اللہ کا ذکر کرنے والی مجالس کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کہیں کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو اپنے دوسرے ساتھیوں کو بلا کر اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ کر آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں۔ (چونکہ وہ نوری ہیں)

اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشارہ ہے لیکن فرشتوں کو گواہ بنانے کے لئے پوچھتا ہے کہ میرے بند کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ! تیری حمد و ثنا اور بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے دیکھ پائیں تو پھر ان کی کیا حالت ہو۔ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ پھر تو اور زیادہ تیری بزرگی اور تعریف بیان کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز کو چاہتے ہیں اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یا اللہ! وہ جنت میں جانا چاہتے ہیں اور دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا

عرض یہ ہے کہ صوفیئے کرام کے چار طریقے ہیں نقشبندی، بہرہدی، چشتی اور قادری۔ میں سب کو حق پر سمجھتا ہوں۔ سارے طریقے مقبول بارگاہ الہی ہیں۔ سب صوفیائے کرام کا مقصد ایک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا۔ خدا کو یاد کرنے کے طریقے الگ الگ ہیں۔ میرا تعلق حضرت سید عبدالقادر جیلانی (لفظ شریف) سے ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ کلمہ، تہجد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔ جو کوئی ان پانچوں پر عمل کرے گا وہ پکا مسلمان ہے اور جو نماز چھوڑ دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ مَنَکَ الصَّلٰوۃُ مُتَعَدِّا فَقَدْ کَفَرَ۔

ترجمہ۔ جس نے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا پس تحقیق وہ کافر ہو گیا خواہ اس کا نام محمد بن، ابوشامہ ہو۔ نام سے مسلمان نہیں بنتا بلکہ کام سے بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی بنیادوں پر اپنی رحمت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ اگر وہ دیکھ پائیں تو ان کی کیا حالت ہو۔ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ دیکھ پائیں تو جنت میں جانے کی اور زیادہ حرص پیدا ہو جائے اور اس کی بہت ہی طلب کریں اور دوزخ سے بہت زیادہ دُور بھاگیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے فرشتہ! میں غم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان تمام کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ یا اللہ! فلاں آدمی کسی کام کی غرض سے مجلس ذکر میں بیٹھ ہوئے کسی آدمی سے ملنے کو آیا تھا جو مجلس ذکر میں بیٹھا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے بیٹھے والے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھے والے بھی خالی نہیں جاتے۔

(رواہ البخاری)
اللہ تعالیٰ ہر جمعرات کو مغفرت کا تحفہ عطا فرمادیتے ہیں دعا کرتا ہوں کہ ہر جمعرات کو مجلس ذکر میں شامل ہو کر مغفرت کا تحفہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جنت میں جانا بہت ہی آسان مجلس ذکر میں شامل ہو کر مغفرت حاصل کوئی بہت ہی سستا سودا ہے۔

آج ایک چیز عرض کرنا ہوں۔ یَوْمَ لَا تَنْفَعُکَ شَعْنٌ لِّغَفٰیثٍ شَیْئًا۔

ترجمہ۔ قیامت کے دن کوئی انسان کسی انسان کے کام نہ آئے گا۔ سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ راضی ہوگا تو جنت میں جائے گا ورنہ نہیں۔ انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفا کریں گے۔ تاکہ انسان یہ سمجھ کر کہ میں نے انبیاء علیہم السلام کی تابعداری کی اور آج وہ مجھے کام آئی۔ اصل میں قیامت کے دن عذاب سے چھڑانے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ جبار و قہار ہے۔ وہاں کسی کو دم مارنے کی اجازت نہ ہوگی۔ حضرت نور علیہ السلام بڑے اولوالعزم پیغمبر گذرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

خطبہ یوم الجمعۃ ۴ شعبان ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۶۲ء
از جناب شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب منظرہ العالی دروازہ شیر نوالہ لاہور
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفٰی سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اَصْلَحَہُ
اَمَّا بَعْدُ

اَمَّا بَعْدُ

تذکیر بما بعد الموت

آپ کو یاد ہوگا۔ میں نے عرض کیا تھا۔ کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”جواب حجۃ اللہ البالغہ“ میں علم التذکیر کی تین قسمیں کی ہیں۔

۱۔ تذکیر بالآلاء اللہ

۲۔ تذکیر بایام اللہ

۳۔ تذکیر بما بعد الموت

دو قسم کی تذکیرات کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے آج قسم سوم یعنی

تذکیر بما بعد الموت

کی مثالیں قرآن مجید سے بیان کی جائیں گی۔

پہلی مثال

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلٰی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِآیٰتِہِ اُولٰٓئِکَ یَتَالِہُمُ عِصْبَتُہُمْ مِّنَ الْکُتُبِ حَتّٰی اِذَا جَاءَ لَہُمْ رُسُلُنَا بَيِّنٰتُہُمْ قَالُوْا اِنَّا نَکْفُرُ مِمَّنْ دُوْنَہُمْ نَالُوْا ضَلُوْا عَنَّا وَشَہَدُوْا عَلٰی اَنفُسِہُمْ اَنَّهُمْ کَاذِبُوْنَ ۝۱۰۱ قَالَ اِذْخُلُوْا فِیْ اَسْحٰبٍ فَذٰلَکَ مِنْ عَذَابِہُمْ مِّمَّنِ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ ۝۱۰۲ کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُمَّتًا حَتّٰی اِذَا اَدْرَاکُوْا نِیْمَتَنَا جَمِیْعًا ۝۱۰۳ نَاکَثَ اٰخِرَہُمْ لَاذِلُّہُمْ رَبَّنَا مُہِیْزًا ۝۱۰۴ اَصْلَحْنَا فَاَنصَلٰہُمْ عَذَابًا یُّضَعْفٰوْنَ مِنَ النَّارِ ۝۱۰۵ نَالَ لَکُلِّ

ضَعْفٌ وَلٰکِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۶ وَكَانَتْ اَوَّلُہُمْ لِاٰخِرِہُمْ فَمَا کَانَ لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلِ فَاذِقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفِبُوْنَ ۝۱۰۷

(سورۃ الاعراف رکوع ۳ پارہ ۳)

ترجمہ۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ (تعالیٰ) پر بہتان باندھے یا اس کے حکموں کو جھٹلانے۔ ان لوگوں کا جو نصیب ہے۔ وہ ان کو مل جائے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے ہاں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روئے قبض کرنے کے لئے آئیں تو کہیں گے۔ کہ وہ کہاں تھے اللہ (تعالیٰ) کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے کہیں گے۔ ہم سے سب غائب ہو گئے۔ اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے فرمائے گا۔ جنوں اور آدمیوں میں سے جو اُتھیں تم سے پہلے ہو چکی ہیں۔ ان کیساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک امت داخل ہوئی تو دوسری پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب گر جائیں گے۔ تو ان کے پچھلے پہلوں سے کہیں گے اے رب ہمارے ہیں انہوں نے گمراہ کیا۔ سو تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے فرمائے گا۔ کہ دونوں کو دگنا

ہے۔ لیکن تم نہیں جانتے اور پہلے پہلوں سے کہیں گے۔ پس تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں۔ پس بسبب اپنی کمائی کے عذاب پہنچو۔

دوسری مثال

وَالَّذِیْنَ کَسَبُوا السَّیِّئَاتِ جَزَاؤُہُمْ ہُنٰی اَوْ اٰخَرٰتِہُمْ ۝۱۰۸ وَکَرَّہُمْ مِّنْہُمْ ذٰلِکَ مَا کُنْتُمْ اَعْبَدُوْنَ ۝۱۰۹ وَجَزَاؤُہُمْ فَاَصْحٰہُ ۝۱۱۰ اَتَیْتُکُمْ مُّطْلِقًا ۝۱۱۱ اُولٰٓئِکَ اَعْلَفُ النَّاسِ ۝۱۱۲ فَمَا خَلَدُوْنَ ۝۱۱۳ وَکَذٰلَکَ نَحْشُرُہُمْ جُجُوجًا ۝۱۱۴ اَنۡتُمْ لَقُوْا بِالَّذِیْنَ اٰتٰہُمْ مَّا کُنْتُمْ اَنْتُمْ وَکَشَرَا کَاۡلَکُمْ ۝۱۱۵ فَذَلَّلْنَا بِیَدِہُمْ ۝۱۱۶ وَکَانَ مَشْرَکَاۡؤُہُمْ ۝۱۱۷ مَا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝۱۱۸ لَّکُم بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ۝۱۱۹ جِیۡنًا ۝۱۲۰ وَیَنْتَظَرُ اِنْ نَّتٰا عَنْ عِبَادَتِکُمْ لَتَفْلَحَنَّ ۝۱۲۱

(سورۃ یونس رکوع ۳ پارہ ۳)

ترجمہ۔ اور جنہوں نے بُرے کام کئے۔ تو بُرائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان پر ذلت چھائے گی اور انہیں اللہ (تعالیٰ) سے پہچانے والا دلاؤنی نہ ہوگا گویا کہ ان کے مونہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اور ماوے کے ٹکڑے ہیں۔ یہی دورخی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے۔ پھر مشرکوں سے ہمیں گے۔ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو تو ہم ان میں پھوٹ ڈال دیں گے۔ اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے سو اللہ (تعالیٰ) گمراہ ہے اور تمہارا درمیان گمراہ کافی ہے کہ ہمیں تمہاری خبر ہی نہ تھی۔

انفادات حضرت شیخ الادب مولانا اعجاز علی صاحب مرحوم

فضائل شب برات

بعض اکابر امت کا قول ہے کہ اس رات میں پانچ فضیلتیں مہتم باشان ہیں۔

۱۔ بڑے کاموں کا طے کر دیا جانا۔ قرآن پاک میں ہے ﴿فَمَنْ يَكُنْ فِي كُلِّ آيَةٍ حَكِيمٌ﴾۔ شیخ نے ماثبت بالسنہ میں اس کے متعلق لطیف جملہ فرمایا ہے۔

وذهب أكثر أهل العلم أن ذلك يكون في ليلة القدر والابتداء فيه يكون في ليلة النصف من شعبان

ترجمہ۔ اکثر اہل علم کی رائے ہے کہ یہ معاملات شب قدر میں ہوتے ہیں اور شعبان کی پندرہویں شب سے شروع کرتے جاتے ہیں۔

۲۔ اس رات میں عبادت کرنے کی فضیلت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

من صلى في هذه الليلة مائة ركعة ارسل الله اليه مائة ملك ثلاثون يبشرونه بالجنة وثلاثون يذنبونه من عذاب النار وثلاثون يذنبونه عن افات الدنيا وعشوة يذنبونه عنه مكاله الشيطان۔

ترجمہ۔ جو شخص اس رات میں سو رکعتیں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بھیجے گا سو فرشتوں کو بھیجے گا تیس فرشتے اس کو جنت کی خوشخبری دیا کریں گے اور تیس فرشتے اس کو عذاب دوزخ سے اطمینان دلایں گے اور تیس فرشتے دنیاوی آفتوں کو اس سے دور کرتے رہیں گے اور

دس فرشتے شیطان کی تدبیریں اس سے دور کریں گے۔

۳۔ نزول رحمت

قال عليه السلام ان الله يرجم امتي في هذه الليلة بعد شعر اغنامه بنى كلب۔

ترجمہ۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں میری امت پر بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ مغفرت کرتا ہے۔

۴۔ حصول مغفرت

قال صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يغفر لجميع المسلمين في تلك الليلة الا الكاهن او مشاحن او مدمن خمر او عاق للوالدين او مدمن على الزنا۔

ترجمہ۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت کرتا ہے بجز کھوئی، کینہ و شرا، ماں باپ کے نافرمان، حرام کاری پر مجھے رہنے والے کے۔

۵۔ اس رات میں دوبار عبادت سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کاملہ و تامہ عطا کی گئی

مردی ہے کہ آپ نے شعبان کی تیرہویں شب کو امت کی مغفرت کی دعا مانگی تو امت کی ایک تہائی کی مغفرت عطا کی گئی۔ چودھویں شب کو دوبارہ مغفرت کی دعا مانگنے پر امت کی دو تہائی کی بخشش عطا کی گئی، پندرہویں شب میں تیسری مرتبہ طلب مغفرت پر بجز ان لوگوں کے جو جبار و قہار

کے سامنے بہت زیادہ سرکشی کرے سب کی مغفرت کا وعدہ کیا گیا۔ ان پر انقدر فضیلتوں پر غور کرو۔ اور گزشتہ دن ابھی پیر افسوس کرو۔ اور کوششیں کرو کہ آئندہ سے کبھی اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

مسند احمد بن حنبل۔ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں شب کو خداوند عالم اپنے بندوں پر نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ بجز ان لوگوں کے جو کینہ و ہون یا انہوں نے خون ناحق کیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب اگر اللہ تعالیٰ ان تمام رگوں کے قبض کرنے کی تفصیل مکالمات کو بنا دیتا ہے جو اس سال میں قبض کی جائیں گی۔

جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خدا کی طرف سے ایک فرستادہ الموت کو دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ جن جن لوگوں کا نام اس فرست میں درج ہے ان کی روحوں کو قبض کرنا۔ تو بہت سے بندے بچھونا بچھاتے ہوتے۔ میں کوئی نکاح کرتا ہوتا ہے کوئی تعمیر میں مصروف ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہے۔ عن عائشہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول یغفرم الله الخبیث فی اربع لیلال لیلة الاضحی والقطر و لیلة النصف من شعبان یشیع فیھا الاجال والارزاق ویکتب فیھا الحاج و فی لیلة عرفۃ الی الاذان

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چار راتوں میں ابواب جہنم خدا کی طرف سے کھول دتے جاتے

پڑھو۔ دن کو روزہ رکھو، کیونکہ غروب شمس کے وقت سے کہ طلوع صبح صادق تک، خداوند عالم آسمان دنیا پر رہتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخشوں اور ہے کوئی طالب رزق کہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی گرفتار معصیت کہ میں اس کو معصیت سے چھڑاؤں، ہے کوئی ایسا۔ ہے کوئی ویسا۔

یہی نے اس حدیث کو ضعیف کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے کپڑے اتارے حضور فرمادے نہ گلارے پانی تھی کہ آپ نے ان کو پھر پہن لیا۔ یہ کہو کہ یہ خیال آیا کہ آپ اپنی ازدواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس جا پے ہیں۔ اس لئے مجھ کو بہت غیبت آئی۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لی۔ جا کر دیکھا تو آپ بقیع غرقہ (مسلمانوں کے قبرستان) میں مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے استفادہ کر رہے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ پر میرے ماں باپ فلا ہوں۔ آپ خدا کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیا کے کام میں۔ وہاں سے بہ تعجیل واپس ہوئی اور چہرہ میں واپس آگئی۔ مگر میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور دریافت کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ میرے پس تشریف لائے اور آپ نے جلدی سے دوبارہ کپڑے پہن لئے کہنے لگیں۔ مجھ کو یہ خیال کر کے سخت رشک ہوا کہ آپ ازدواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں نے آپ کو خود بقیع غرقہ میں جا کر دیکھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اے عائشہ! کیا تمہارا یہ خیال

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت لیلة النصف من شعبان ینزل فیہا الی السماء الدنیا نادی منا دهل من مستغفر فاعفہلہ هل من سائل فاعطہ فلا یسأل احدًا اعطى الا ذاتہ لہر حجا اور مشرک۔

ترجمہ۔ عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ کی رحمت کا نزول آسمان دنیا کی طرف ہوتا ہے اور خدا کی طرف سے پکار ہوتی ہے کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کر دوں کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کر دوں۔ اس وقت خدا سے جو مانگتا ہے ملتا ہے سوائے بدکار عورت اور مشرک کے۔

حضرت علی کریم اللہ وجہ شعبان کی پندرہویں شب کو باہر نکل کر آسمان کی طرف بہت دیکھتے تھے دریافت کرنے پر فرمایا کہ حضرت داؤد علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس رات میں اس وقت باہر نکل کر آسمان کو بہت دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ایسا ہے اس میں جو کوئی شخص کوئی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور جو کوئی مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت طلب کرتا ہے بشرطیکہ عشر موصول کرنے والا یا جاوگ یا بخیر و غیرہ نہ ہو۔ اے خدا! اے داؤد کے پالنے والے تو ان سب کی مغفرت فرما دے جو کہ مجھ سے اس رات میں مغفرت چاہیں اور استغفار کریں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بروایت حضرت علی ابن ابی طالب کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب میں رات بھر نماز

ہیں۔ عبدالصغی کی شب میں، عبدالغفر کی شب میں شعبان کی پندرہویں شب میں اس میں لوگوں کی عرس لکھ دی جاتی ہیں اور روزی لکھی جاتی ہے حج کرنے والوں کی مقدار معین کی جاتی ہے اور چوتھی شب غزوہ کی شب اور راتوں کی یہ فضیلت (حج کی) اذان کے وقت تک رہتی ہے۔

یہی میں ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اللہ الی السماء الدنیا لیلة النصف من شعبان فیغفر لکل شیء الا لدجل وشرک او فی قلبہ شغناء

ترجمہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خداوند عالم شعبان کی پندرہویں شب کو آسمان دنیا کی طرف اپنی رحمت نزول فرماتا ہے۔ اور ہر شخص کی مغفرت کرتا ہے بشرطیکہ وہ مشرک نہ ہو اور اس کے دل میں کسی کا بغض نہ ہو۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خداوند عالم اپنی مخلوق پر نظر رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت کما کرتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے۔ اور کینہ والوں کو ان کے کینہ کی وجہ سے معق چھوڑے رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دلوں سے کینہ کو نکال دیں۔

اور یہ بھی بیہقی میں ہے۔ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کو خداوند عالم نظر رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ مشرک یا کینہ والے نہ ہوں۔

یہی میں ہے۔ عن عثمان بن ابی العاص

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان

شب برات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ

قدیم زمانہ سے دستور ہے | ترجمہ - ہر شخص صبح کو آشتا

شب برات سے خطاب

کا خطاب دیا گیا ہے۔ یعنی بہترین مقامات صبح و شام جب ہر شخص اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہوتا ہے۔ تو اس منڈی کے ہر تاجر اپنی دکانیں آج شب بازار کے باہر لگاتے ہیں۔

علی الصبح جو مردم کاروبار روند باکشان محبت بکونے یاروند اس غیر محسوس تجارت کے لئے بھی ہفتہ وار بازار اور سالانہ نمائشیں مقرر ہیں۔ جن پر اس تجارت کا جزو و مد اور ترقی و ترقل موقوف ہے۔

سب سے ٹری سالانہ نمائش رمضان المبارک میں ہوتی ہے۔ جو تمام مہینہ رہتی ہے جس میں لیل و نہار بازار گرم رہتا ہے مال کی نکاسی زیادہ اور ہر چیز کی قیمت ستر گنی۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اضافہ ہے۔ بازاروں کو آراستہ دکھا جاتا ہے اس بازار کے تمام خس و خاشاک یعنی شیاعین کو ایک طرف کر

یں سن و سال تیرے کہاں تک کروں شمار اور تو ہر سال میں آتی ہے ایک بار تجھ کو تو خوب یاد ہے تاریخ روزگار پہلے بھی تھا یہ فرقہ اسلام کا شمار جو فی زمانہ ہے صرّوج بہر دیار حلوے کی چاٹ اور اناروں کی یہ بہار یہ مشغلہ نہ ہوئے تو بچے ہیں بقیہ ہر چھوٹے نہ جو انار وہ کاہے کا دینار حلوائی اور جٹے سے لے آتے ہیں آؤ عام لوگوں کے سر پر جب سے جہالت ہوئی سدا کر بیٹھے ہیں مراسم یہودہ اشتہار بد رسموں سے آپ ہے اپنی ذلیل و خوار

اسلام میں پتہ بھی نہیں جن رسوم کا اصل اصول دین انہیں کرنے لگے شمار

اور چھوٹی نمائش ہفتہ وار ہوتی ہے۔ جن کو جمعہ کہا جاتا ہے اور شائد حدیث ذیل میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

اِذَا سَلَكْتَ جَمْعَةَ سَلَمْتَ الْاَيَّامَ دَرَاذَا سَلَمْتَ رَمَضَانَ السَّنَةَ رَافَقَ لَيْلٍ وَمَدَى

ترجمہ - جب جمعہ کا دن سلامتی

ہے۔ تو اپنے نفس کو فروغ کرتا ہے۔ پھر کوئی اس کو آزاد کر لیتا ہے اور کوئی ہلاک کر ڈالتا ہے

دینی تجارت کا ہیں اگر بازار میں جن کو حدیث میں اَلْكَفْلُ اَلْاِتِّتَاعُ فرمایا گیا ہے۔ یعنی بدترین مقامات کو اس دینی تجارت کی جگہ مسجدیں ہیں۔ جن کو اَحَبُّ الْاَتِّتَاعِ

کہ یہ ہر ملک ہر شہر ہر گھر ہر قصبہ ہر گاؤں میں ہر قسم کی تجارت کے لئے خاص خاص بازار قائم کئے جاتے ہیں۔ مثلاً اور نمائشیں منعقد کی جاتی ہیں جس کی غرض تجارت کی ترقی اور عام لوگوں کے حوائج آسانی پورا ہونا ہے تجارت پیشہ حضرات ان حلوہ نہ کھائے جو وہ مسلمان ہی نہیں سامان کوئی گھربین میسر اگر نہ ہو بولی شب برات کہ میں کیا جواب دوں اسلام کے طریق سے بس ہو کے منحرف یہ قوم آج اہل جہاں کی نگاہ میں

کہیں روزانہ صبح و شام کہتے ہیں۔ اور کہیں ہفتہ وار ماہ وار اور زیادہ مہتمم باشند نمائش سالانہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح سمجھئے کہ ہر انسان شریعت کی نظر میں ایک تاجر ہے۔ ارشاد فرمایا ہے اِنَّہٗ یَاۤئِدُ نَبَاۤئِہٖۤ اَنْفُسُہَا فَمَعْمَعُہَا اَوْ مَوَفَّہَا

سے گزر جانے تو سمجھو کہ ہفتہ کے باقی روز بھی سالم رہیں گے۔ اور جب رمضان سلامتی سے گزر جائے۔ تو سمجھ لو۔ کہ سارا سال سلامتی سے گزرے گا۔

ان دونوں چھوٹی اور بڑی نافرمانیوں کے علاوہ وسط سال میں مختلف مہینوں میں چھوٹے بڑے بازار لگے رہتے ہیں۔ جن میں سے ایک ہماری مقصود اور بالذکر شب برات بھی ہے برات کے سننے لغت میں بڑی ہونے کے ہیں۔ اس رات میں چونکہ گنہگاروں کی مغفرت اور مجرموں کی برأت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو شب برات کہتے ہیں۔ اور پھر کثرت استعمال سے شب برات زبان زد ہو گیا۔ اور وہ شبان کی پندرہویں رات ہے جو وہ تاریخ کی شام سے شروع ہوتی ہے۔ اس مبارک رات میں بھی بخیر و تجارت کی ایک بڑی غاش ہوتی ہے۔ احادیث نبویہ اس کے فضائل و برکات کی شاہد ہیں۔

حدیث: بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نصف شبان کی رات میں اپنی تمام مخلوق کی طرف ایک توجہ فرماتے ہیں۔ اور مشرک اور کینہ ور آدمی کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور اس مضمون کو امام احمد نے مسند میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت سے نقل کیا ہے۔

حدیث: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ تو میں تلاش کرنے لگی۔ آپ لیٹے تشریف لائے۔ میں تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور کہا کہ آج نصف شبان کی رات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے نہایت دے گا۔ جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔ عرب میں اس قبیلہ کی بکریاں سب سے زائد تھیں۔ مگر چند ہد نصیب شخصوں کی طرف اس رات میں بھی نظر عنایت نہ

ہوگی۔ یعنی مشرک کینہ ور اور قطع رحمی کرنے والا اور پانچامہ یا تہند ٹخنوں سے نیچے ٹٹکانے والا۔ اور اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا۔ اور شراب نوشی رواہ البیہقی کذا فی الزیادہ اور بعض روایات میں اُن لوگوں کا بھی استثنا آیا ہے۔ ظلم سے محصل لینے والا۔ جادوگر غیب کی چیزیں بتلانے والا، جیسے آج کل قال والے اور ناجائز عیادت و محاضرات والے کرتے ہیں۔ غریب یعنی ہاتھوں کے خطوط یا دیگر آثار دریکہ کر آئندہ کے حالت بتلانے والا ظالم سبائی طبل بجانے والا یا چوسر کھیلنے والا چوسر کھیلنے والا عرطہ یعنی طبلور والا رکذا فی صابیت بالنسۃ للشیخ الدحلوی

اس حدیث کے ابتدائی حصے باختلاف الفاظ ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کئے ہیں۔

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے کھڑے ہوئے نماز شروع کی اور سجدہ میں پہنچے تو اٹھا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ خطرہ ہو گیا۔ کہ شاید خدا خواستہ آپ کی روح قبض ہوگئی ہے۔ یہاں تک کہ میں پریشان ہو کر اُٹھی اور پاس جا کر آپ کے انگوٹے کو حرکت دی۔ تو آپ نے کچھ حرکت فرمائی۔ جس سے مجھے اطمینان ہو گیا۔ اور میں اپنی جگہ کوٹ آئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو تھوڑے سے کلام کے بعد فرمایا۔ کہ تم جانتی ہو یہ کون سی رات ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نصف شبان کی رات ہے۔ خداوند عالم اس رات کو خاص طور سے اہل عالم کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ اور مغفرت مانگنے والوں کو مغفرت، اور رحم کی دعا کرنے والوں پر رحم فرماتے ہیں۔ مگر آپس میں کینہ رکھنے والوں کو اس وقت بھی، اپنے ہی حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

رواہ البیہقی از ترغیب

حدیث: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جبہ نصف شبان کی رات آئے تو رات کو جاگو۔ اور نماز پڑھو۔ اور وہی کو روزہ رکھو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات کو عذاب آفتاب کے وقت سے ہی نیچے کے آسمان پر بھی فرماتے ہیں۔ اور ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ہر کوئی استغفار کرنے والا کہ ہم اس کی مغفرت کردیں ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ ہم اس کو رزق دیں۔ ہے کوئی گرفتار ہلا کہ ہم اس کو مصیبت سے عافیت دیں۔ یہ صدائے عام اسی طرح برابر جاری رہتی ہے۔ یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے۔

رواہ ابن ماجہ کذا فی الزیادہ **حدیث:** ارشاد بڑی ہے۔ کہ اس رات میں ہر شخص کی عمریں جو باقی ہیں۔ اور اُن کو جو کچھ رزق ملنا ہے۔ وہ لکھا جاتا ہے۔ اور جس کو کج کی توفیق ہوگی وہ بھی لکھا جاتا ہے۔

حدیث: عطا ابن یسارؓ فرماتے ہیں۔ کہ اس شب میں ملک الموت کو ایک فرد مل باقی ہے۔ اور حکم ہوتا ہے۔ کہ جو جو اس میں درج ہیں۔ اُن کی جان اس سال میں مقرر کردہ وقت پر قبض کر لینا تو بعض آدمی درخت لگا رہا ہے۔ ہے بیویوں سے نکاح کر رہا ہے۔ اور مکان تعمیر کر رہا ہے۔ اور اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہے۔

(بحوالہ ما ثبت بالنسۃ) بعض مفسرین نے سارہ دغان کی پہلی آیت۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ میں یلہ مبارک کی تفسیر بھی شب برات سے کی ہے۔ لیکن حقیقین کے نزدیک یہ صحیح نہیں جیسا کہ امام ابن کثیر نے تفسیر فرمائی ہے

احادیث مذکورہ کا خلاصہ شب برات کے منوں احوال ان احادیث سے جس طرح اس مبارک رات کے پیش کیا فضل و برکات معلوم ہوئے۔ اسی طرح یہ

بعض یہ ہیں۔

رسم استیلازی اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا

نقصان

یہ رسم نہ صرف ایک بے لوث گناہ ہے۔ بلکہ اس کی دنیوی تباہی بھی پیشہ آنکھوں کے سامنے آتی ہیں۔
۱۔ ایک تو اپنے مال کا ضائع کرنا اور بے جا اسراف ہے۔ جو دنیا میں بھی علاوہ مذموم ہونے کے ہر قسم کی بربادی کا دروازہ ہے۔ اور قرآن کریم ایسے شخص کو شیطان کا بھائی فرماتا ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ صرف پاکستان کے مختلف شہروں میں جو مسلمانوں کا روپیہ آتش بازی میں سالانہ پھونکا جاتا ہے۔ اس کی تعداد تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ آہ! جس قوم کی اقتصادی حالت اس قدر نازک اور خطرناک ہو۔ اور جس کو افلاس نے دوسری قوموں کا غلام بنا رکھا ہو۔ اس کا اتنا روپیہ اس طرح فضول اور بیہودہ رسم میں ضائع ہو۔ تو اس کی قومی زندگی کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔
۲۔ اپنی جان کو اور اپنے بچوں کو اور پاس پاس والوں کو خطہ میں ڈالتا ہے۔ ہر سال صدائے واقعات اس قسم کے پیش آتے ہیں۔ کہ گھر کے گھر آتش بازی سے تباہ ہو جاتے ہیں۔

۳۔ شبِ برات میں بچوں کو آتش بازی کے لئے پیسے دیئے جاتے ہیں۔ جو بچہ ہی سے انہیں احکام الہی کی نافرمانی کی تعلیم اور بیہودہ رسوم کا خوگر بناتا ہے جن کے لئے شرعی حکم تھا کہ ابتداء سے بچوں کو اچے اعمال اور اخلاق سکھائیں۔ اچے عادتوں کا خوگر بنائیں۔ گویا۔ نعوذ باللہ۔ شرعی حکم کا دورا مقابلہ ہے۔
۴۔ یہ خرافات ہر جگہ ہر وقت پھیلی ہیں۔ لیکن شبِ برات میں جب کہ رحمت خداوندی ہر

لٹکانا۔

۵۔ والدین کی نافرمانی کرنا

۶۔ شرابی ہونا۔

۷۔ ظلم سے محصول یا رشوت لینا۔

۸۔ جادو کرنا۔

۹۔ غیب کی خبر بتلانا۔

۱۰۔ مال لٹکانا وغیرہ۔

۱۱۔ چینیوں بتلانا۔

۱۲۔ چوبیس یا طنبورہ بجانا۔

۱۳۔ چوسر کیلنا۔

شبِ برات کی بدعات

اور

اُن کی دینی و دنیاوی تباہی

اس مبارک رات کے فضائل و برکتا کہنے کے بعد افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج ہماری نئی اعمال نے اس کے ثواب کو غدا ب سے اور برکات کو دینی و دنیوی نقصانات سے بدل دیا ہے۔

مسلمان بھی وہ لوگ تھے۔ جو ہر شرمیں سے کوئی خیر اور ہر برائی میں سے کوئی بھلائی اور نقصان و مفرت کی جگہ سے بھی نفع کھاتے تھے۔ اور آج ہماری شامت اعمال نے اس طرح کایا پلٹ دی ہے۔ کہ ہر بھلائی کی جگہ سے بڑائی اور نفع کی جگہ سے بھی نقصان ہمارے حصہ میں آتا ہے۔

رمضان کے مبارک میل و نہار شہان کی قابلِ قدر رات ہم پر گزرا جاتی ہے۔ مگر یہ

شہان گذشت و این دل زار ہاں
رمضان گذشت و این دل زار ہاں
غرض اپنی خوشی اعمال کسی برکت کا حصہ نہیں لینے دیتی۔ بلکہ طرح طرح کی بدعتیں اور قبیح رسمیں ایجاد کر کے ہر ایک برکت کو اپنے لئے مصیبت بنا دیتی ہیں۔

شبِ برات بھی ان خرافات سے محفوظ نہ رہ سکی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ چھوڑ کر قسم قسم کفر و رسمیں ایجاد کر لی گئیں جن کو فرائض کی طرح التزام سے ایجاد کیا جاتا ہے۔ جن میں سے

بھی معلوم ہوا۔ کہ مسلمانوں کے لئے اس رات میں اعمال ذیل سنوں ہیں۔

۱۔ رات کو جاگ کر نماز پڑھنا۔

اور ذکر تلاوت میں مشغول رہنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عافیت اور اپنے مفاسد و عین کی دُعا مانگنا۔

۳۔ اس رات کو تنہا قبرستان میں جانا اور مردوں کے لئے دعا و استغفار کرنا۔

۴۔ اس کی صبح کو یعنی پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنا۔

بھی وجہ ہے۔ کہ صحابہ و تابعین سے اس رات میں جاگنا اور اعمال

اعمال مسنونہ پر عمل کرنا قابلِ اعتقاد روایات سے ثابت ہوا ہے

(دیکھو آخر مواہب اللدین)

ابن حاکم کی دلیل ص ۲۳ میں

تخریر فرماتے ہیں کہ "سلف صالحین اس رات کی تنظیم کرتے اور اس کے لئے پہلے سے تیاریاں کرتے تھے"

یہ اعمال مسنون ہیں۔ ان کے علاوہ جو کچھ آتش بازی یا حلوہ

لٹکانا۔ چراغ زیادہ جلانا۔ برتن بدلنا۔ گھر کا پینا وغیرہ وغیرہ ہمارے شہرلو

میں مروج ہیں۔ سب کے سب بدعات ہیں۔ جو درپردہ دین محمدی کی

توہین و تنقیص یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام لگانا

ہے۔ کہ سادہ اللہ آپ نے تبلیغ و احکام میں خیانت کی کہ بعض ضروری

بانی بیان نہیں فرمائیں۔ جن کو اب آئے دن عوام پورا کر رہے ہیں

نعوذ باللہ منہ۔

تنبیہ! نیز ان احادیث سے

یہ بھی معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل گناہ اس قدر سخت ہیں۔ کہ ان کی نخواست اس مبارک رات کے

برکات سے محروم کر دیتی ہے۔

نعوذ باللہ منہ۔

۱۔ خدا کی ساتھ کسی کو اُس کی ذات یا صفات میں شریک سمجھنا۔

۲۔ کسی مسلمان برائی سے کینہ رکھنا۔

۳۔ قریبی عزیزوں کے جو حقوق ہمارے ذمہ ہیں۔ اُن کو ادا نہ کرنا اور اُن سے برہنہ کرنا

۴۔ پانچواں یا تہجد کو غشخوں سے بچنے

کی دال ضرور پکاتے ہیں۔ اس کی ایجا کی وجہ بھی اب تک معلوم نہیں ہوئی۔ اس میں وہی خرابیاں موجود ہیں جو رسم حلہ میں ذکر کی گئی ہیں مسجدوں میں اجتماع اور مسودہ و شعبہ رات کو گانگے کے لئے اگر اتفاق دو چار آدمی مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور اپنی عبادت میں مشغول رہے۔ تو اس میں مضائقہ نہیں۔ لیکن بعض شہروں میں اس کو بھی اس حد تک پہنچا دیا گیا ہے۔ کہ اس کو روکنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً بلا کہ اہتمام سے لوگوں کو جمع کرنا اور پھر شور و شغب اور لہو و لعبہ میں رات گزارنا اسی طرح اہتمام کیلئے مسجدوں میں اجتماع بھی تو ایجاد بدعت ہے۔ صحابہ کرام جی سے زیادہ کوئی عبادت کا شوقین نہیں ہو سکتا کبھی اس طرح جمع نہیں ہوتے تھے اور پھر اس اجتماع کی وجہ سے جو شور و شغب مسجدوں میں ہوتا ہے۔ تو وہ دوسرا گنا ہے۔ خشنے ایسے لوگوں کے لئے یہ دعا کرتے ہیں جو مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں یا شور مچائیں۔

اس کے علاوہ عالم غفلت اور جہالت کی وجہ سے اور بہت سی باتیں آداب مسجد کے خلاف اور ملائکت اللہ کی ایذا کا باعث ہو کر بجائے نفع کے نقصان و خسار کا سبب بن جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کے انقضائے صرف وہ ہیں۔ جو اُپر بیان کئے گئے۔ ان کے علاوہ جو کچھ لوگوں نے ایجاد کیا ہے۔ وہ سب بدعات و محرمات اور دینی و دنیوی خسار اور بربادی کا باعث ہیں۔ ان کے کرنے سے بدرجہا بتر ہے۔ نہ آدمی پیر پھیلا کر سونے۔ اور کچھ نہ کرے پھیلا کر سونے۔ اس ساری تلاش کا حاصل یہ ہے۔ کہ مسلمان اُن آنوی غائشوں کو غفلت سمجھ کر اُن سے نفع اٹھائیں۔ اور اس مبارک رات میں اعمال مسنونہ کے ساتھ جاگ کر قبریں آرام سے سونے کا سامان کریں۔

کے اصلی مستحق ہیں۔ وہ یہاں بھی دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ بالخصوص جب کہ واجبات کی طرح التزام ہو گئے۔ تو ایسی صورت میں مباح بلکہ مشابہت بھی قہار کے نزدیک قابل ترک ہو جاتے ہیں۔

مسجدوں میں زیادہ چراغ جلانا

بعض شہروں میں دستور ہے۔ کہ اس تاریخ میں مسجدوں میں چراغ کیا جاتا ہے۔ ضرورت سے بہت زیادہ چراغ جلائے جاتے ہیں۔ یہ بالکل کفار کے ساتھ مشابہت اور منہدوں کی دیوالی کی نقل ہے۔ جو مست ناجائز اور حرام ہے۔ قرآن کریم کفار کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے والوں کو انہیں کی مانند فرمانا ہے اور حدیث میں ہے۔ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے۔ وہ انہیں میں سے ہے۔ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں۔ کہ اس رات میں زیادہ روشنی کرنا ہر ایک سے شروع ہوگا ہے۔ یہ لوگ اصل میں آتش پرست تھے۔ جب اسلام آئے۔ تو انہوں نے یہ رسم اسلام میں داخل کی۔ تاکہ مسلمانوں کے ساتھ غلطی نہ ہو وقت آگ کو سجدہ کریں۔ پھر انہوں نے صدی بچری میں اُن منکرات کا ائمہ ہدیٰ نے خوب طعنے فرمایا۔ اور بلاد مصر و شام سے ان رسوم کو مٹا دیا گیا۔ بعض اکابر نے اس کی وجہ سے مسجد میں اس رات کو جانا چھوڑ دیا۔ عجیب نہیں۔ کہ ہمارے زمانہ کی آفتنازی اسی کا شعبہ ہو، ثابت بالستہ،

بترتوں کا بدلنا اور گھر کا لینا وغیرہ بعض لوگوں نے اس رات میں لینے اور برتن بدلنے کی عادت قائم رکھی ہے۔ یہ بھی محض لغو اور بے اصل ہونے کے علاوہ منہدوں کے ساتھ مشابہت ہے جس کی حدیث و قرآن میں سخت ممانعت ہے۔

مسودہ کی دال پکانا

بعض لوگ اس تاریخ میں مسودہ

ایک شخص کو توبہ و استغفار کی طرٹ بنا رہی ہے۔ ان واجبات کاموں میں مبتلا ہونا درحقیقت اس کی نعمت کو ٹھکرانا ہے۔ روایات بائیں اور اسی لئے اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ کہ مبارک مناسبات اور مبارک اوقات میں جس طرح نیک عمل کا ثواب بڑھتا ہے۔ اسی طرح گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

رسم حلہ

اس کو بھی ایسا لازم کر لیا گیا ہے۔ کہ اس کے بغیر شب بزل ہی نہیں ہوئی فرائض و واجبات کے ترک پر اتنی ندامت و افسوس نہیں ہوتا جتنا اس کے ترک پر اور جو شخص نہیں کرتا اس کو کچھوں بھل وغیرہ کے اکتاب دے کر شرمایا جاتا ہے۔ جس میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں ایک غیر ضروری چیز کا فرض و واجب کی طرح التزام کرنا۔

۲۔ فضول خیزی وغیرہ وغیرہ اور اس نو ایجاد شریعت کے لئے طرح طرح کی لغو ضرورتیں تراشی جاتی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک جب شہید ہوا تو آپ نے حلہ نزع فرمایا تھا۔ یہ اس کی یادگار ہے۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ حضرت امیر حمزہ ہوئے تھے۔ اُن کی ناحتہ ہے۔

اول سرے سے یہی غلط ہے کہ دندان مبارک ان دنوں میں شہید ہوا ہو۔ یا امیر حمزہ اس تاریخ میں شہید ہوئے ہوں۔ کیونکہ دونوں حادثے ماہ شوال میں واقع ہوئے ہیں۔ اور پھر بالفرض اگر چوں کہ کسی تو اس قسم کی یادگاریں بغیر کسی شرعی امر کے قائم کرنا خود بدعت اور ناجائز ہے۔ اس کے علاوہ یہ عجیب طرح کی ناحتہ ہے کہ خود ہی پکایا اور خود ہی کھا گئے یا دو چار اپنے احباب کو کھلا دیا۔ فقیر اور مساکین جو اس

صحابہ کی تبلیغی خدمات

محمد عبداللہ قاسمی حیدر آبادی (فاضل دیوبند)

وہ بزرگ، مقدس، بابرکت ہستی جنہیں ہم اور آپ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جن کی شان میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔
اَحَدُكُمْ رَاسُ الْخَيْرِ مَا يُفْعَلُ
اَحَدُكُمْ رَاسُ الْخَيْرِ مَا يُفْعَلُ
ترجمہ۔ میرے صحابہ سناؤں کی مانند میں ان میں سے جس کی اقتدا کرے گی ہدایت پاؤں گے۔

ان برگزیدہ حضرات نے جو تبلیغی خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ اسلام کے زریں صفحات پر تابناک نقوش ہیں اور مستقل موضوع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ صحابہ کرامؓ اسلام لانے کے بعد خاموش نہیں بیٹھے بلکہ ایک داعی اور مبلغ بن کر اٹھے۔ انہوں نے نہ صرف اردگرد کی فضا کو متاثر کیا بلکہ سرزمین عرب سے باہر بھی قدم رکھا اور حضورؐ سے عرصہ میں دنیا کو اسلام سے روشناس اور سینکڑوں کو مائل پر اسلام کر دیا۔ درحقیقت صحابہ کرامؓ اسلام کا نمونہ بن کر نکلے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تھے۔ انہیں تبلیغ اسلام کی راہ میں تکلیفوں کی پائل پروا نہ تھی۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ ان کے ذریعہ لوگ دین اسلام سے روشناس ہوں اور اس کی تعلیمات کو قبول کر لیں۔ دین کے مختلف شعبے ہیں اور ان تمام شعبوں پر صحابہ کرامؓ حاوی تھے۔ ان کی تبلیغی خدمت کلمہ توحید کے پھیلانے تک محدود نہ تھی۔ بلکہ ان کے سامنے درس

قرآن بھی تھا، تعلیم حدیث بھی۔ نصیحت بھی تھا اور فقہ اور فتاویٰ بھی۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ میں ایسی بھی جماعتیں تھیں جو دین کو سکھانے، سکھانے، سمجھانے کا مستقل کام کرتی تھیں۔ ہمارے سامنے اس وقت تبلیغ اسلام کے ابتدائی ترہ بیان ہیں۔ جسے مکی زندگی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے دکھانا یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا یہ نمایاں وصف اور عام دستور تھا کہ ہر وہ شخص جو مسلمان ہوتا باوجود مخالفت ماحول اور مخالفت فضا کے مستقل ایک مبلغ بن جاتا اور جو بات بھی اسلام کی حاصل کرتا بقدر عزم و ہمت اس کا پھیلاؤ، دوسروں تک پہنچانا اس کی زندگی کا ایک مستقل مشغلہ بن جاتا۔ اگرچہ ابتدائے اسلام میں صحابہ کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز نہ تھی۔ اس مختصر جماعت کی یہ حیرت انگیز کامیابی تھی کہ اس کی جد و جہد سے اسلام کی آواز مکہ سے باہر پہنچی۔ اس سلسلہ میں جن حضرات کا نام سر فہرست آتا ہے۔ ان میں سے حضرت صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ، عثمان غنیؓ، علی مرتضیٰؓ جیسی شخصیات کو تاریخ میں نمایاں ترین اور عالمگیر حیثیت حاصل ہے جنہوں نے اپنی روشن فہمی، علمی و عملی طاقت سے دنیا کی رہنمائی کی اسی فرست میں مصعب بن عمیرؓ، جعفر طیارؓ، ابو عبیدہؓ بن جراحؓ جیسے ادوار عزم اصحاب ہیں۔ جنہوں نے اپنی تبلیغ سے یثرب (مدینہ) حبش، عجمان میں اسلام کی اشاعت کی۔ اور اسی فرست میں لبیدہؓ، سید بن صامت (الملقب بہ کاعل) اور امیہؓ (برادر ابوذر غفاری) جیسے فصیح و بلیغ

خطیب و شاعر ہیں۔ یہ وہ ارباب علم و فضل ہیں جن کے علمی فیوض سے ہزاروں ہندوؤں نے استفادہ کیا۔ اور جنہوں نے عرب کے مختلف قبائل کو متاثر کیا۔ آئیے اس اجمال کے بعد ہم صحابہ کرامؓ کی تبلیغی خدمات کا قدر تفصیلی جائزہ لیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ

آپ کا شمار مکہ کے بڑے رئیسوں میں ہوتا تھا۔ ہر شخص آپ کی شرافت اور عظمت کا خیال کرتا تھا۔ یہ سعادت آپ ہی کو حاصل ہے کہ بڑوں میں سب سے پہلے مشیت بہ اسلام ہوئے۔ اور اسلام لانے ہی تن، من، و نفع سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لئے کمر بستہ ہو گئے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَا تَفْعَلُوْا اَحَدًا قَطُّ لِمَا لِيْ بِكَوْنِیْ یعنی کسی کے مال نے مجھ کو وہ نفع نہیں دیا جو البرکۃ کے مال نے دیا۔ دراصل حضرت اقبالؓ نے اپنا اثاثہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کا یہ نمایاں ارنامہ ہے کہ کمزور اور مظلوم مسلمانوں کو ان کے ظالم اور سنگدل مالکوں اور آقاؤں کے پیٹوں سے خرید کر رہا کر دیا۔ انہیں اللہ کی راہ میں آزاد کر دیا۔ بہر کیف ابتداء اسلام میں غلبہ طریقہ سے اسلام کی تبلیغ کی جاتی تھی۔ جب مسلمانوں کی تعداد ۳۰ تک پہنچی تو صدیق اکبرؓ نے بے کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست پر اس کے ارشاد کے حکم کھلا کر دیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تو انکار فرمایا کہ صدیق اکبرؓ کے اصرار پر مسجد حرام میں قریشیہ لے لئے۔ وہاں حضرت صدیق اکبرؓ نے تبلیغی خطبہ شروع کیا۔ واضح رہے۔ یہ اسلام میں سب سے پہلا خطبہ تھا۔ اس علی الاعلان تبلیغ پر کفار

کہ بھڑک اٹھے۔ انہوں نے صدیق اکبرؓ کے ساتھ انتہائی ظالمانہ برتاؤ اور سنگدلانہ سلوک کیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنی ذات سے زیادہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر تھی۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط (ایک کافر) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت بدسلوکی سے پیش آ رہا تھا۔ آپ کے گلوتے مبارک میں چادر ڈال کر گلا گھونٹ رہا تھا۔ کسی نے حضرت ابوبکرؓ کو اس واقعہ کی اطلاع کی۔

ادراک صاحب - یعنی اپنے رفیق کی خبر لو۔ یہ سنتے ہی حضرت صدیق اکبرؓ دوڑے ہوئے خانہ کعبہ پہنچے۔ عقبہ کو دھکے دے کر پٹایا۔ اور کہا **وَيَكُونُ أَقْتَلُونَ رَحْلًا** اُنَّ يَسْتَوِلُونَ رَقِيٍّ **اللَّهُ وَفَدَّ حَاءُ كَفَّ** بِالْبَيْتَاتِ۔ یعنی تم پر افسوس ہے کیا تم ایک شخص کو اس کی اس بات پر مارتے ہو کہ میرا رب اللہ ہے اور حال یہ ہے کہ وہ خدا کی جانب سے روشن دلیلیں تمہارے پاس لایا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مبلغ اسلام کی حمایت کرنا بھی ایک تبلیغی خدمت ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے ہمیشہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور دائے درے، لسنے، سہرے ممکن طریقہ سے اسلام کا پھیلایا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں صدیق اکبرؓ کی تبلیغ و ترغیب سے جو لوگ مسلمان ہوئے ان کے نام یہ ہیں:-

حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عبیدہ بن جراحؓ، حضرت عبداللہ بن بلالؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت عاصم بن فہرہ ازویؓ، حضرت ابو حذیفہ بن عتبہؓ، حضرت ام الفضلؓ، حضرت اسماءؓ بن عیسٰیؓ، حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، حضرت فاطمہ اخت عمرہؓ۔

اسلام کے لئے وہ گھڑی بھی کس قدر نازک مٹی جب کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور صدمہ سے صحابہ کرام کا برا حال تھا۔ خصوصاً حضرت عمر فاروقؓ کا یہ عالم تھا کہ ہفتہ میں ہیکار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جو شخص یہ کہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو اس کا سر خلم کر دوں گا۔

در اصل حضرت عمرؓ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا یقین ہی نہیں آتا تھا۔ کیونکہ ان کا یہ خیال تھا کہ جیسے حضرت موسیٰؑ طور پر تشریف لے گئے تھے اسی طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے ہیں بہت جلد واپس تشریف لے آئیں گے۔ غرض یہ کہ صحابہ کرام سخت حیرانی اور پریشانی میں تھے۔ صرف حضرت صدیق اکبرؓ کا دم تھا کہ اس حادثہ عظیم کو برداشت کرتے ہوئے بیخ خلیفہ پڑھا جس سے ایک طرف حضرت عمرؓ کے خیال کی اصلاح ہو گئی۔ اور دوسری طرف عام صحابہ میں صبر و ضبط کی تلقین کی صورت پیدا ہوئی۔ وہ خلیفہ یہ تھا:-

أَنَا لَعَدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعِدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعِدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَمُوتُ تَعَالَى اللَّهُ وَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْفَلَكْنَا عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْفَلِكْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَئِنْ لَفِئَتِ اللَّهُ شِقَاقَ سَجْعَازِ اللَّهِ الشَّاكِرِينَ ۵۶۴

ترجمہ:- جو کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ وہ انتقال کر گئے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یاد رکھے کہ اللہ دائم اور ہمیشہ زندہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بس رسول ہی تو ہیں (خدا تو

نہیں کہ جن پر دت وغیرہ نہ آ سکے) سو اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا آپ شہید بھی ہو جائیں تو دیکھا؟ تم لوگ اٹھ پھر جاؤ گے اور جو شخص اٹھا پھر جائے گا تو خدا تعالیٰ کا تو کوئی نقصان نہیں کرے گا (ایسا ہی کچھ کھو دے گا) اور خدا تعالیٰ جلد ہی جزا دے گا، حق شناس لوگوں کو۔

(بیان تفران) جب صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی زبان سے یہ کیت صفا محمدؐ والا رسول... الخ سنی تو ان کی آنکھوں سے تندب اور استعجاب کا پردہ اٹھ گیا۔ گریا اس وقت محسوس ہوا کہ یہ کیت بھی نازل ہوئی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ جو صحابہ میں نسبتاً بہت زیادہ مضطرب تھے، وہ ہنسمک پڑے۔ ان کا بیان ہے کہ اس میں نے حضرت ابوبکرؓ سے اس آیت کو سنا تو زمین میرے پاؤں تلے سے نکل گئی اور (افطرحم سے) میں زمین پر گر پڑا۔

(بخاری شریف) وہ وقت بھی کس قدر ہولناک اور نازک تھا جب کہ ایک طرف انصاری آگ میں سے لے کر خارج مدینہ تک شعلہ تھی تو دوسری طرف یہود اور نصاریٰ نے (قتلہ ازداد کو دیکھ کر) سرکشی شروع کر دی تھی۔ اس حالت کا نقشہ عبداللہ بن مسعودؓ نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:- **وَأَرَادَ الْعَرَبُ أَنْ يَأْتُوا بِمَنْ حَاصَتْ بَيْنَ قَبِيلَةٍ وَ قَبِيلَةٍ الْبَغَائَةُ وَ اشْرَأَبَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَ النَّصْرَانِيَّةُ وَ بَقِيَ الْمُسْلِمُونَ كَالْغَنَمِ فِي الْبَلَاءِ الْمَطِيرَةِ يَهْدُوهُمُ نَبِيَّهُمْ وَ قَلْبُهُمْ وَ كَقَوْلِهِ عَدُوَّهُمْ۔** ترجمہ:- عرب کے قبائل متحد ہو گئے یا تو قبیلہ کا قبیلہ یا ہر ایک قبیلہ میں سے شامل لوگ اور

عبد الکريم سعدی طنڈوالہ یار

اپنے اہل عیال کو دوزخ کی
آگ سے بچاؤ

منافق جن کا وجود ابھی
باقی تھا ظاہر ہو گئے۔
یہودیت اور نصاریت نے
سر اٹھایا اور مسلمان اپنے
نبیؐ کی وفات پائے اور
اپنی قلت اور دشمنوں کی
ملکداری کے وجہ سے بے یار
مردگار رہ گئے جیسے بکریوں
کا گلہ بارش کی تاریک رات
میں بغیر چراغ کے رہ
جاتا ہے۔

ایسی خطرناک حالت میں اجل
صحابہ صحیحی کہ حضرت عمرؓ جیسے مقدس
فی اراءہ کے رائے تھی کہ مرتدین
وغیرہ سے لڑائی نہ کی جائے۔ مگر
حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے استقلال
حسن تدبیر اور تبلیغ سے ایک طرف
صحابہ کرامؓ کی ہمتوں کو بلند کیا۔
تو دوسری طرف فتنہ اردواد کا قلع
قمع کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ کو
کہنا پڑا کہ :-

ان اللہ شرح صدر ابی بکر
للقاتل فہرقت اند الحق
حضرت ابوبکرؓ کی اس عظیم الشان
خدمت کی طرف حضرت ابن مسعودؓ
کا یہ قول شیریں ہے :-

لقد قمنا بعد رسول الله صلى
الله عليه وسلم مقاماً كنا نخلك
فيه لو لا أن الله اعاننا يا بکر
ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات کے
بعد ہم پر ایسا وقت آ
گیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ
ابو بکر سے ہماری امداد نہ
فرماتا تو ہم بالکل غارت
ہو جاتے۔

واقعہ بھی یوں ہی ہے۔ کہ
بر وقت حضرت ابوبکرؓ کی اولاد
اور ثابت قدمی نے اسلام کی گرتی
ہوتی دیوار کو سہارا دیا۔ اور ان
فتنوں کا سدباب کر دیا جن سے
دینِ متین کی بنیادیں متزلزل نظر
آ رہی تھیں۔

نماز قائم کرو

آپ کی دنیاوی اور دینی بہتری
اسی میں ہے۔

مال اور اولاد کی محبت میں انسان اس قدر باؤلا بن جاتا ہے کہ بعض مرتبہ خداوند قدوس سے بھی لاپرواہی برتنے لگتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اپنی اولاد سے جس قسم کی محبت کر رہے ہیں وہ محبت ہمارے اور ہماری اولاد کے حق میں کس حد تک درست اور نجات بخش کے اعتبار سے مفید ہے یا نقصان دہ اس لئے آئیے اس ضمن میں قرآن حکیم سے اپنے سوال کا جواب طلب کریں اور دیکھیں کہ احکام خداوندی کیا ہیں - ارشاد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَ
تُوقِدُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارَةُ عَلَيْهَا
مَلَائِكَةٌ غُلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ
اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَیَقْعُونَ مَا
يُؤْمَرُونَ ۝

سورة التحريم - ع ١

ترجمہ: اے ایمان والو !
اپنے آپ کو اور اپنے اہل و
عیال کو دوزخ کی آگ
سے بچاؤ جس کا ایذا
آدمی اور پتھر ہیں۔ اس
پر (عذاب دینے کے لئے)
وہ فرشتے مقرر ہیں۔ جو
بڑے سخت دل رہنا
گئے ہیں) اور بڑے مضبوط
ہیں۔ اللہ (تعالیٰ) نے ان
کو حکم دے دیا ہے
وہ (ذرا بھی) اس کی
خلافت ورزی نہیں کر سکتے

اور جس کام کے لئے وہ نامور کئے گئے ہیں وہ اس کو (پورا پورا) انجام دیں گے۔

اے ایمان والو! چونکہ بہت سے لوگوں سے اہل و عیال (بیٹے بیٹیاں اور بیوی) کی دینی اصلاح و تربیت کے بارے میں کوتاہی ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن حکیم نے اہل و عیال کے اس حق کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے کہ ان کو دیندار بنانے کی اور اللہ تعالیٰ کے رستے اور رضائے الہی پر چلانے کی اسی طرح فکر اور کوشش کی جائے جس طرح کہ ہر حد حسب ایمان کو اپنی جان کو دوزخ سے بچانے کی فکر و امنیکر ہوتی ہے۔

آج کی اولاد کو اچھے سے اچھے قیمتی لباس اور اعلیٰ سے اعلیٰ مکلوں میں تعلیم دلانے کے ساتھ ساتھ ضرورت ہے کہ اس کو فرائض خداوندی اور احکام نبوی سے بھی آگاہ رکھا جائے۔ اور یہی چیز نجات اخروی کا ذریعہ ہے۔

آہ۔۔۔! کس قدر مقام
 افسوس ہے کہ آج، معظم پیر
 جو صحیح تعلیم و تربیت سے
 حضرت خالد بن ولیدؓ کی طرح
 مجاہد و متقی بن سکتا ہے۔ جو
 محمدؐ بن قاسم کی طرح فاتح اور
 خدائیں بن سکتا ہے۔ وہ ماں
 باپ کی غفلت کا شکار ہو کر
 صرف دنیاوی دھماکے کا شکار ہو کر

بقیہ فضائل شبِ برات ص ۱۷۷ آگ

انوارِ مجددی

مرتہ مولفہ، سپروفیسر یوسف سلیم چشتی

سائز ۳۰×۲۰ صفحات ۳۸۴
گاند، کتابت، طباعت گرا۔ قیمت چار روپے
لنے کا پتہعشرت پیشنگ باؤس، ہسپتال روڈ، انارکلی
لاہور

حضرت مجددِ اَلْف ثانیؒ کے مکتوبات
بلاشبہ دینی جواہرات کا ایک بے بہا ذخیرہ ہیں۔
اور میں سو سال سے مسلمان عالم ان سے مستفید
ہو رہے ہیں۔ خصوصاً اس دورِ ابدیت میں جبکہ
مسلمانوں کے اذیان، انکارِ مغرب سے مسموم
ہو رہے ہیں۔ مکتوباتِ شریف کے معارف
عالیہ ان کے حق میں تریاقِ الہی کا حکم رکھتے
ہیں۔ گراں نازنے میں بہت کم لوگ ایسے ہیں
جو مکتوباتِ حبیبِ معینؒ کے مطالعہ کے لئے
وقت نکال سکتے ہیں۔ نیز جب تک صوفیانہ
ادب پر عبور نہ ہو۔ کوئی شخص خواہ وہ خارجی
اور عربی دان کیوں نہ ہو۔ ان مکتوبات سے کماحقہ
مستفید نہیں ہو سکتا۔

مقامِ مرتن ہے کہ پروفیسر صاحب نے
اس دشواری کو محسوس کیا اور مکتوباتِ شریف
کا خلاصہ آسان اردو زبان میں اس انداز سے مرتب
کر دیا کہ جو مباحث یا مضامین، سیرِ سلوک، احوال
و موجد اور اسرار و رموز سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور
بائیں درجہ علوم کی فہم سے بالاتر ہیں انہیں حذف
کر دیا اور جو مضامین عقائد و اعمال، پند و موعظت
اصلاحِ نفس اور احکامِ شرعی پر مشتمل ہیں۔ انہیں
اس شخص میں شامل کر لیا ہے۔ اس طرح بعض
بیک وقت عام فہم بھی ہو گئی ہے اور مسلمانوں کے
کئے لئے روحانی اور اخلاقی اعتبار سے رہنما بھی۔

پروفیسر صاحب نے جامع مفید و جاشی
بھی درج کئے ہیں۔ جن کی بدولت کتاب میں علمی
رنگ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ نیز جن لوگوں کے نام
مکتوبات لکھے گئے ہیں۔ ان میں سے اکثر افراد
کے مختصر حالات بھی درج کر دئے ہیں۔

تیسری خوبی یہ ہے کہ شروع میں ہر مکتوب
کا خلاصہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔ اسلوب بیان
بہت شگفتہ اور دلکش ہے۔

ہماری رائے میں پروفیسر صاحب نے مکتوبات کی تفصیل
کے بہت بڑی مینی فہم انجام دی ہے اور ہم ناظرین
اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ انشاء اللہ
انہیں بہت سے علمی، دینی اور روحانی فوائد حاصل
ہوں گے۔

بنا پھرتا ہے۔ کس قدر مقام
افسوس ہے کہ ہمارے معصوم
بچوں کو صحیح حکم تک نہیں
آتا۔ مگر غلطی گمانے اور دیگر
تمام خرافات انہیں دیکھ کر زبان یاد
ہیں۔ ہماری اس غفلت کی
حرفِ قرآنِ عظیم نے تنبیہ فرمائی
ہے کہ
”اپنے اہل و عیال کو دوزخ
کی آگ سے بچاؤ۔“

اے اللہ! اے رب العالمین!
تو اپنی بے پایاں رحمت سے ہر
باپ کو توفیق عطا فرما کہ وہ
اولاد کو دینی تعلیم سے مالا مال
کرے اور ہر اولاد کو ہدایت
کر کہ وہ تیسرے دین کے
سپاہی و مجاہد بنیں۔ ماں باپ
کی اطاعت اور دینِ برحق کی
تالبداری کر کے دینی دنیاوی او
اخروی سرخروئی حاصل کریں۔
آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تورات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا ذکر

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ
تورات میں محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کی صفات لکھی ہوئی ہیں۔ اور یہ
بھی لکھا ہے کہ آپؐ کی قبر میں
عیسیٰ بن مریمؑ بھی دفن ہوں گے
(قبر سے ملد وہ جگہ ہے۔ جہاں
آپؐ کی قبر ہے) اولادِ داؤدِ راوی
کا بیان ہے کہ جس جگہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر ہے اس میں ایک قبر کی جگہ
باقی ہے) (تردنی)

ایک بحث حضرت سے

اتنا اس ہے کہ پرچہ دفتر سے روانہ ہونے سے قبل
تعداد کم یا زیادہ کر دیا کریں۔ ایک ہی ہفتہ میں
دوسری بار پرچہ بھیجنے کا حکم ہے بعض اوقات
پرچہ ختم ہو جاتا ہے۔ نیز جواب طلب امور کے لئے
کارڈ ارسال فرمادیں۔

تھا کہ خدا اور خدا کا رسول صلی
اللہ علیہ وسلم تمہارا حق داپ رکھتے
تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ بلکہ جبرئیل
علیہ السلام میرے پاس آشریف لائے
اور فرمایا کہ یہ رات شعبان کی
پندرہویں رات ہے اور خداوند عالم
اس رات میں بہت سے لوگوں
کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جو
کہ قبیلہ کلب کی بکریں کے بالوں
سے بھی زیادہ ہوتے ہیں گراں
میں خدمتے قضاے مشر ہیں، کینہ در
ماں باپ کے نافرمان، شراب کے
عادی پر نظر رحمت نہیں ڈالتا۔
اس کے بعد آپؐ نے اپنے کپڑے
اتار کر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا
تم مجھ کو اجازت دینی ہو۔ کہ
آج رات بھر نماز پڑھوں۔ میں
نے کہا کہ بے شک آپؐ پر میرے
ماں باپ خدا ہوں آپؐ نے قیام
کے بعد سجدہ طویل کیا یہاں تک
کہ مجھ کو یہ خیال نہ رہ گیا کہ آپؐ
کی وفات ہو گئی تھی۔ میں نے اپنے
ارادہ سے اٹھی۔ اور آپؐ کے
تلووں پر اپنا ہاتھ رکھا تو کچھ
حرکت معلوم ہوئی۔ میں نے آپؐ
کو سجدہ ہی میں یہ کہتے پڑھتے
سنا کہ۔

اَعُوْذُ بِكَ اَعُوْذُ بِكَ
عَقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ
حَلْكَ وَحَقِّكَ لَا اُخْصِيْ ثَنَاءً
عَلَيْكَ اِلَّا كَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
فَضْلِكَ۔

صبح کو میں نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا
تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ!
تم اس دعا کو یاد کرو گی؟ میں
نے عرض کیا کہ ضرور۔ آپؐ نے
فرمایا کہ سیکھ لو مجھ کو یہ کلمات
جبرئیلؑ نے سکھائے ہیں اور کہا
ہے کہ سجدہ میں ان کو بار بار
پڑھا کرو۔

ایمانی عہد

محمد امین ہیڈ ماسٹر بورٹل جیل لاہور

سیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مطالعہ کرنے والا معمولی طالب علم بھی صلح حدیبیہ کے واقعہ سے ضرور واقف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے شروع سے صلح کئی رہا۔ اور بڑے بڑے نازک مراحل سے گزرنے کے بعد بھی آپ کی نرم مزاجی اور برداشت میں ذرہ بھر فرق نہ آیا۔ ادھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت اور نرمی کو کبھی ہاتھ سے نہ جاننے دیا۔ لیکن اس کے خلاف ادھر قدم قدم پر قریش کا روئے ایسا تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آئے اور جنگ تک ذبت پہنچے۔

آپ صرف آخری مرحلہ کو نظر میں رکھتے — عین اس وقت جب کہ صلح حدیبیہ کی شرائط تحریر ہو رہی ہیں۔ یہ کمزور شرائط مسلمانوں کے جذبات کے برعکس مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوری اور مرضی سے لکھی جا رہی ہیں۔

اگرچہ بظاہر شرائط صلح کمزور نظر آتی تھیں مگر خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس حکمت کو بہتر جانتے تھے قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے اس صلح کو ”فتح مبین“ کہا ہے ایک دو شرائط یہ ہیں۔ کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہ کریں۔ اسی عرصے میں اگر قریش کا کوئی شخص مسلمان ہو کر جائے گا تو اسے واپس لوٹانا ہوگا۔ اور اگر مسلمانوں میں سے کوئی منکر ہو کر مکہ آجائے تو اسے واپس نہیں کیا جائیگا عین اس وقت ابو جندل ایک نر مسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ ”یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیں۔“

مسلمانوں کے جذبات اس وقت بے حد متلاطم تھے۔ کیونکہ شرائط صلح بظاہر کمزور نظر آتی تھیں اور قریب ہے کہ مسلمان

رنج و افسردگی سے ہلاکت کو پہنچ جائیں۔ ادھر مسلم پناہ طلب کرنے والے کا منکر باپ ہسل بن عمرو بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ تو ابھی طے ہو چکا ہے کہ ابو جندل کو آپ کے ساتھ نہیں جانے دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو ٹھیک کہتا ہے۔ اس جواب سے شیر ہو کر اس نے ابو جندل کو پیچھے پھینچنا شروع کر دیا۔ تاکہ اسے قریش سے ملا دے۔ اس پر ابو جندل نے چیخ پیچ کر کہا شروع کر دیا کہ ”اے مسلمانو! میں اس لئے قریش کی طرف واپس بھیجا جا رہا ہوں تاکہ وہ مجھے میرے دین کی خاطر جی بھر کر تنگ کر لیں۔“

مسلمانوں کے دل غم اور غیظ و غضب سے پہلے ہی لبریز تھے۔ اس واقعہ سے اس میں اور اضافہ ہوا۔ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا انتظار ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جندل کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عنقریب کشائش کی راہ پیدا کر دے گا اب چونکہ عہد کر چکا ہوں اس لئے وعدہ کے

منظر شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور کینٹر راجپوت پریس (۲) انشاد اور کینٹر راجپوت پریس نمبر ۱۹۵۶ (۳) ۲۳۸۱-۲۴۳۰ ج. ۲۰۴-۲۳۸۱ نمبر ۱۹۵۶ ستمبر ۶

مسلمان قوم کو غیرت، حمیت اور اسلام کی دعوت

خطبات جمعہ

از حضرت شیخ التفسیر مولانا محمد علی صاحب مدظلہ
جمعہ کے دن جو خطبہ حضرت شیخ التفسیر مدظلہ
ارشاد فرماتے ہیں۔ وہ پیسے خدام الدین کی طرح چاہا کرتا
ہے۔ اس کے بعد اس کو کئی لیٹل دے کر علیحدہ نسخ
کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تک خطبات کی سات مجلسیں
شائع ہو چکی ہیں اور آٹھویں جلدز بطبع ہے۔ سوائے
درجہ سوم کے ہر ایک درجہ کی قیمت ایک روپیہ
پچیس پیسے ہے۔ تاہم ان کتب کے لئے خاص رعایت
مصولہ ایک بذمہ حیدر آباد

شعبہ تالیف انجمن خدام الدین
اندر ون شیرالوا گیت لاہور

شجر خاندان عالیہ و درشتی ترکیب کریم
سدرنگا — آرٹ پیپر
قیمت ۲۵ پیسے۔ ڈاک خرچ سوا پیسے
ایڈیٹ اور تاجران کے لئے خاص رعایت
دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شیرالوا لاہور

قرآن عزیز

نقطیہ
۲۹×۲۲

ماہنامہ ترجمہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ

فوائد

- ۱ = ہر سورہ کا عنوان
- ۲ = ہر کوع کے شروع میں غزلہ اور کثرت
- ۳ = ربط آیات
- ۴ = کاندہ کتابت، طباعت معیاری
- ۵ = ہر سورہ کا پہلا آیت اور پہلے محمولہ کا قسم دوم چھ روپے محمولہ کا
- ۶ = غزلہ کا پتہ

ناظم انجمن خدام الدین دروازہ شیرالوا لاہور

فیروز دستار پور کینٹر لاہور میں زیر احاطہ موزیہ عبد اللہ اور پتہ ۱۵۱۱ پتہ پشیمانی اور پتہ ۱۵۱۱ ام الدین
شیرالوا گیت لاہور سے شائع ہوا

کتاب سنت کی روشنی میں روحانی بیماریوں کا مکمل علاج

کے مضامین کی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔ آپ ان مضامین کے عنوانات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مذکورہ کتاب میں کیا درج ہے حضرت
شیخ التفسیر مدظلہ مجلس فکر کے بعد جوشاد فائزہ رستمی ہیں وہ خدام الدین میں پچھتے رہتے ہیں۔ بعد ازاں ان کو کئی لیٹل میں شائع کر دیا جاتا
ہے کتاب کے پانچ حصے ہیں۔ ہر ایک حصہ کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ مکمل سیٹ کی قیمت پانچ روپے محمولہ ایک بذمہ حیدر آباد تاجران کے لئے خاص رعایت ہے

حصہ اول	حصہ دوم	حصہ سوم	حصہ چہارم	حصہ پنجم
ذکر الہی کی خاصیتیں	تقویٰ اور زمین فوق	سخت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع	فیض کیا چیز ہے	دیا۔ سمعہ
ذکر الہی کی تاثیر	عالم وحدت اور عالم ثنوت	کے لئے اللہ تعالیٰ سے محبت کا تعلق	کمال کی محبت	باطن کی اصلاح کے بغیر صحیح طریقہ
موت محمود	انسان کی روحانی تربیت	پیدا ہوئی نہیں سکتا۔	تزکیہ کی برکات	سے شریعت پر عمل نہیں ہو سکتا۔

پتہ کا پتہ: شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین اندرون شیرالوا گیت لاہور نمبر ۸